متاع مغفرت
ڈاکٹر علیم عثمانی
Mata - e - Maghfirat
a Naat collection
DR. ALEEM USMANI
(مرتب۔ اختر جمال عثمانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

متاع مغفرت

(مرتب۔اختر جمال عثمانی)

لکھتا تھا جو توصیف بتاں میں وہ علیم اب
کچھ دن سے ادھر شاعر دربارِ نبیؐ ہے

ڈاکٹر علیم عثمانی

تفصیلات

نام کتاب : متاعِ مغفرت
مصنف : : ڈاکٹر علیم عثمانی
مرتب و ناشر ؛ :اختر جمال عثمانی +919450191754
مکمل پتہ ناشر : 1270 A رفیع نگر دیوہ روڈ بارہ بنکی
تعداد : 1000
صفحات : 112
قیمت : 150/-
سنِ اشاعت : 2016
کتابت : سراج الدین9451760611
سرورق : یاسر جمال عثمانی

دانش محل، امین آباد، لکھنؤ

انتساب

تمام نفوسِ قدسیہ کے نام

ناشر

مختصر حالاتِ زندگی و شاعری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ڈاکٹر علیمؔ عثمانی
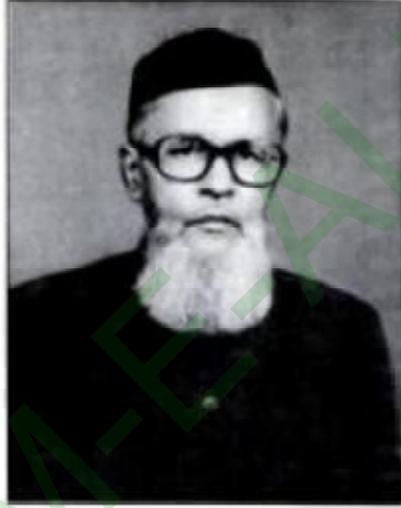
ڈاکٹر نذیر احمد ندوی

شعبۂ عربی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ یوپی

یادش بخیر!

ڈاکٹر محمد عبدالعلیم عثمانی جو ادبی و شعری دنیا میں علیم عثمانی کے نام سے مشہور تھے، نہ صرف طبیب حاذق، کامیاب ہومیو پیتھ معالج، بلکہ معروف و مقبول کہنہ مشق شاعر تھے۔ ان کی شخصیت باغ و بہار، طبیعت مرنجان مرنج، آواز سامعہ نواز اور انداز دلنواز تھا۔ بارگاہ ایزدی سے اگر انھیں ایک طرف جمال ظاہر سے سرفراز کیا گیا تھا تو دوسری طرف دست قدرت نے انھیں بڑی فیاضی سے حسن باطن سے نواز اتھا، اس طرح وہ حسنِ صَوت

وصورت اور خوبیٔ سیرت سے مالا مال تھے۔

ان کی طبیعت میں بلا کی موزونیت تھی ،اس لئے شعروشاعری سے انھیں فطری مناسبت اور قلبی لگاؤ تھا،کم عمری اور زمانہ طالب علمی ہی سے انہوں نے شعر گوئی کے میدان میں قدم رکھ دیا تھا اور گیسوئے سخن کو سنوارنا شروع کر دیا تھا۔اس طرح وہ آغاز شباب ہی سے اہل سخن سے داد تحسین حاصل کرنے لگے تھے۔

موصوف اپنے بارے میں رقم طراز ہیں:

''مجھے اوائل عمری سے شعر سننے ،شعر پڑھنے اور شعر کہنے کا شوق رہا اور میں اپنے اشعار اپنے کرم فرماؤں اور مخلصوں کے درمیان سناتا رہا۔لوگ میری حوصلہ افزائی کرتے رہے''۔

شعروشاعری نے انھیں آداب شاعری سکھائے تھے اوراس کے اسرار ورموز سے آگاہ کردیا تھا۔یہی وجہ ہے کہ ایک ''استاذ شاعر'' ہونے کے باوجود انہوں نے شعروشاعری میں کسی استاذ سے اصلاح نہیں لی۔

ان کی شاعری میں تجدد اور تنوع تھا، ہر صنف سخن میں انہوں نے طبع آزمائی کی ۔روایتی غزل گوئی میں فردوطاق ہونے کے ساتھ نعت گوئی میں بڑے ماہر ومشاق تھے۔ان کی شاعری میں غم دوراں وغم جاناں کا حسین امتزاج ہے۔جناب محمد اصغر صاحب عثمانی نے بزم عزیز کے تعزیتی جلسہ کے موقع پر اپنے خطبۂ صدارت میں ان کی غزلیہ شاعری کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔''مرحوم نے روایتی غزل میں تغزل کا بھرپور استعمال کیا، وہ غزل جو میرؔ وغالبؔ سے ہوتے ہوئے جگرؔ اور خمارؔ تک پہنچی اس کو امانت کی طرح آخری دم تک سنبھالے رہے''۔ڈاکٹر صاحب اپنے کلام کی پختگی ،مضامین کی آمد اور اسلوب کی سلاست کی بدولت ہر بزم میں ''مرکز توجہ'' بن جاتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ ان

کے اپنے ہم عصر مشہور شعراء سے گہرے مراسم تھے۔ جو نہ صرف ان کے شعری محاسن کے معترف بلکہ ان کے فنی کمالات کے مدّاح بھی رہے ہیں۔ جانشین حضرت افقر موہانی جناب عزیزؔ بارہ بنکوی ان کی شاعری کو ان الفاظ میں داد تحسین دیتے ہیں۔'' ان کی مشق سخن کافی ہے، اشعار تمام نقائض سے پاک وصاف ہوتے ہیں''۔ نیز ان کی شعر نوازی اور شعراء پروری کو یوں سندِ توصیف عطا کرتے ہیں ان کی وجہ سے مجھے بڑی تقویت حاصل ہے، قرب وجوار میں اپنی محنت سے شاعری کو زندہ کئے ہوئے ہیں۔''

اگر انھوں نے اپنی نظمیں، نعتیں اور غزلیں محفوظ رکھنے کی جانب توجہ کی ہوتی تو اب تک ان کے کئی شعری مجموعے تیار ہو چکے ہوتے۔

ان کی غزلوں کا ایک مجموعہ ''دیوار'' ۱۹۹۵ء میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر مقبول اہل نظر ہو چکا ہے۔ جلد ہی غزلوں کے دو مجموعے اور نعتیہ کلام کا ایک مجموعہ متاع مغفرت تیار ہو کر منظر عام پر آنے والا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے ''بزم بہار سخن'' کے نام سے ایک ادبی انجمن قائم کی تھی جس سے اودھ کے لکھنؤ و بارہ بنکی اضلاع اور ان کے اطراف سے تعلق رکھنے والے نامور شعراء وابستہ تھے جس کی ماہانہ نشستوں میں جس طرح کہنہ مشق شعراء اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کرتے تھے، اُسی طرح نوآموز شعراء ان کی رہنمائی وسرپرستی میں مشق سخن کیا کرتے تھے، اس طرح نہ جانے کتنے تازہ واردانِ بساط سخن ان کی اصلاح وتصحیح نیز تشجیع وتحریک سے سخنوران غزل اور شہنشاہانِ اقلیم سخن بن گئے۔

جناب علیم عثمانی کی پیدائش قصبہ کرسی ضلع بارہ بنکی یوپی میں مورخہ 8 نومبر 1931 کو ہوئی ان کے والد ماجد جناب محمد نسیم صاحب اپنے زمانہ کے ایک نامور حکیم تھے جن کی شفقت پدری کا سایہ ان کے سر سے صرف 4 سال ہی کی عمر میں اٹھ گیا تھا،

انہوں نے مادرِ مشفق ہی کی آغوش محبت میں تعلیم و تربیت پائی، ان ہی کی خدمت اور راحت رسانی کی خاطر وہ مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے اور ملازمت کی غرض سے کبھی قصبۂ کرسی سے باہر نہیں نکلے۔ ماں کی دعاؤں کا ثمرہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے نورِ نظر اور لختِ جگر کو شہرت و مقبولیت کے بام عروج پر پہنچا دیا۔

ڈاکٹر صاحب کی ذات مرجع خلائق تھی۔ لوگ دور دراز مقامات سے طبی مشورے کے علاوہ دیگر دینی، علمی اور ادبی امور میں تبادلہ خیال کے لئے ان سے رابطہ کرتے تھے اور وہ ان کی اپنے طویل تجربات، وسیع مشاہدات و مطالعات کی روشنی میں رہنمائی کیا کرتے تھے۔

ایک کہنہ مشق شاعر، بلند پایہ ادیب اور با کمال سخن شناس ہونے کے ساتھ وہ نہایت شگفتہ مزاج، بذلہ سنج، ذہین و طبّاع نیز حاضر دماغ و حاضر جواب تھے۔ ڈاکٹر صاحب اپنی خوش اخلاقی، خندہ جبینی اور کشادہ روئی کی وجہ سے ہر دلعزیز تھے، اس لئے ہر مجلس میں جان محفل بنے رہتے تھے، انکی مجلسیں بڑی پر لطف اور امن و سکون سے معمور ہوا کرتی تھیں۔

اگر ایک طرف ان کی ظرافت اور طنز و مزاح سے محفلیں قہقہہ زار بن جاتی تھیں تو دوسری طرف ان کی آنکھیں یادِ الٰہی میں اشکبار ہو جاتی تھیں۔ کیونکہ وہ بڑے ذاکر و شاغل اور پابندِ معمولات تھے، ان کی زندگی ذوق عبادت، فکر آخرت اور اندیشۂ عاقبت سے عبارت تھی۔

صبر و توکل اور قناعت و استغناء ان کا وطیرہ نیز تواضع و سادگی ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ شاعری میں بے حد مقبولیت اور میڈیکل پریکٹس میں بے پناہ کامیابی کے باوجود انہوں نے آمدنی میں اضافہ کے امکانات پر توجہ نہیں دی۔

ان کی زندگی جہد مسلسل، عمل پیہم، یقین محکم کی آئینہ دار تھی۔ جہادِ زندگانی میں انہوں نے انہی شمشیروں سے کام لیا تھا، حیات مستعار کے آخری چند ماہ بعض عوارض وامراض کی نذر ہوئے جن سے وہ جانبر نہ ہو سکے، بالآخران کا آفتاب زندگی مورخہ 10 مئی 2012 بروز پنج شنبہ بوقت سہ پہر غروب ہو گیا اور فضل وکمال کا یہ مجموعہ پیوند خاک ہو گیا ع

☆☆☆☆☆

☆

ڈاکٹر علیم عثمانی۔ایک منفرد نعت گو

باسمہ تعالیٰ

نعت نبیؐ یا مدح رسولؐ ایک مؤمن شاعر کا سرمایۂ آخرت اور ''متاع مغفرت'' ہے نیز حب نبیؐ کا بین ثبوت اور عشق رسولؐ کی روشن دلیل ہے، ہر دور میں باذوق اہل سخن بارگاہ رسالت مآب میں نذرانۂ عقیدت پیش کرتے رہے ہیں، اس زریں سلسلہ کا آغاز دور نبوی ہی سے حضرت حسان بن ثابت، عبد اللہ بن رواحہ، اور کعب بن مالک جیسے شعراء صحابہ کے ذریعہ ہوگیا تھا جن کے کلام بلاغت نظام کو دربار نبوۃ سے سند توصیف و تائید بھی حاصل ہوئی، پیغمبر اسلام کے دفاع اور اس کی پیغام رسانی نیز شرح و ترجمانی کے صلہ میں زبان نبوت سے جن کے حق میں دعائیہ کلمات نکلے جس کی بدولت یہ ''شعرائے رسول'' کے معزز لقب سے سرفراز ہوئے، یہ مبارک سلسلہ بلا انقطاع تاہنوز جاری ہے۔

آپ محبوبیت نعت کا اندازہ کریں:۔

گرم اس دور میں ہے محفل حسانؓ رسول (علیم عثمانی)

ایک مسلم کو کمال ایمان اسی وقت عطا ہوتا ہے جب وہ عشق نبیؐ سے سرشار ہوجاتا ہے، دل و جان سے آپؐ پر نثار ہونے کے لئے بے قرار اور آپؐ کا ہر حکم بجالانے کے لئے تیار ہوجاتا ہے، اسی لئے وہ ہمہ دم تابع فرماں، منتظر اشارۂ چشم رہتا ہے، فیصلۂ نبوی کے سامنے سپر اندازی، اپنی ہر خواہش نیز تمنا و آرزو سے دست برداری اختیار کرلیتا ہے، اس کی ہر ادا آپؐ کی فرماں برداری اور تابعداری کی عکاسی نیز آپؐ سے پختہ ارادت اور گہری عقیدت کی غمازی کرتی ہے، خداوند قدوس کا ارشاد ہے: ''فـــــلا

وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فی ما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی أنفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما ‘‘ آپ کے پروردگار کی قسم یہ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہونگے جب تک یہ اپنے باہمی اختلافات میں آپ کو حکم وثالث نہ بنالیں اور آپ ؐ کے فیصلہ سے اپنے دل میں ذرا بھی تنگی محسوس نہ کریں اور مکمل طور پر اسے تسلیم نہ کرلیں۔

نعت گوئی ایک نہایت نازک اور بے حد حساس موضوع ہے، جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے، یہ وہ ’’پر پیچ‘‘ راہ ہے جس میں ہر قدم پھونک کرر کھنے اور ہر لحظہ توازن واعتدل ملحوظ رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

مقامِ مسرت ہے کہ ہمارے محسن وکرم فرما مخدوم معظم جناب ڈاکٹر علیم عثمانیؒ جو نہ صرف روایتی غزل کے معروف ومقبول شاعر تھے بلکہ نعتیہ شاعری میں اپنے ہم عصروں کے درمیان ایک منفرد مقام رکھتے تھے، خود موصوف اپنے بارے میں فرماتے ہیں۔

اے علیم اس میں گنجائش شک نہیں، یہ ہے سب رحمت رحمۃ للعالمیں
آپ جیسے اسیران زلف غزل نعت کی صنف میں طاقِ فن ہوگئے۔

نعت گوئی میں شہرت نہ پائیں علیم
اپنے فن کی مگر آبرو ہم بھی ہیں۔

لکھتا تھا جو توصیف بتاں میں وہ علیم اب
کچھ دن سے ادھر شاعر دربار نبی ہے

اس راہ سے نہایت کامیابی سے گذرے ہیں اور بے حد خوش اسلوبی کے ساتھ اس موضوع کے حق کی ادائیگی سے عہدہ برآ ہوئے ہیں، انہوں نے بجا طور پر کہا ہے:

بیش کھئے تو لگے ماتھے پہ داغ تشریک
مطمئن دل نہیں ہوتا ہے اگر کم کہئے۔

ڈاکٹر صاحب کے نعتیہ کلام کے مطالعہ سے ان کی شریعت کے بنیادی مآخذ:
قرآن و حدیث سے گہری واقفیت کا اندازہ ہوتا ہے جس کا ثبوت ان کے وہ معنی خیز
اشعار ہیں جنہیں بطور نمونہ درج ذیل کیا جارہا ہے۔

حدِ کن فکاں میں کوئی بھی نہیں جو
ہمارے نبیؐ کی طرح دلربا ہو

اس دور میں ثواب وہ پائے گا سوشہید کا
جس میں بھی پائی جائے گی آپؐ کی اک ادافقط

بالاتفاق سب سے حسیں دوجہاں میں ہیں
وہ آمنہ کے چاند وہی عائشہ کے پھول

طائف میں جس نے جس نے کیا تھا لہولہان
برسے اسی اسی پہ نبیؐ کی دعا کے پھول

دینِ نبیؐ کی راہ میں جوہوگئے شہید
تاحشر خشک ہوں گے نہ ان کی بقا کے پھول

ہم تو انہیں کے عارض انور پہ ہیں نثار
قرآن کے بقول جوہیں والضحیٰ کے پھول

تصویرِ نبی آپ کو قرآں میں ملے گی
قرآن تو آئینۂ کردارِ نبی ہے

جناب ڈاکٹر علیم عثمانی صاحب کی حیات مستعار ہی میں ان کے ایماء، ومشورہ
سے ان کے نعتیہ کلام کا ایک مجموعہ مرتب ہوگیا تھا جس پر حضرت عنبر شاہ وارثی کراچی نے
عارفانہ انداز میں اور جناب مولانا سید سلمان حسینی ندوی مدظلہ العالی نے اپنے ادیبانہ قلم

سے میری فرمائش پر تقریظ لکھی تھی، یہ مجموعہ باقاعدہ کتابت وطباعت کے مراحل سے گذرنے بھی نہ پایا تھا کہ جس ''بارگاہ فن'' میں یہ شعری سرمایہ محفوظ تھا وہ ایک شب طوفان باد و باراں میں زمین بوس ہوگئی، جس کے ملبے تلے یہ سرمایہ نذر خاک دآب ہوگیا، اس طرح ان کے نعتیہ کلام کا یہ مجموعہ زیور طبع سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آنے سے رہ گیا جس کے نتیجہ میں تشنہ کامان عشق رسولؐ ان گلہائے عقیدت سے مشام جاں معطر کرنے سے محروم رہ گئے، جوانھوں نے بارگاہ نبوت میں پیش کئے تھے۔

ڈاکٹر صاحب کی وفات حسرت آیات کے بعد ان کے خلف الصدق جناب اختر جمال صاحب عثمانی زید لطفہ (جنہیں سخن سنجی، وسخن فہمی اپنے والد صاحب کے ورثہ میں ملی ہے) نے کافی جد وجہد اور تلاش بسیار کے بعد ان کے اس نعتیہ کلام کو یکجا کیا جو کہ گردش دوراں اور دست برد زمانہ سے محفوظ رہ گیا تھا، اس کی ترتیب وتسوید میں انہوں نے کافی عرق ریزی ودماغ سوزی کی، ذہنی توانائی صرف کرنے کے ساتھ ساتھ مالی سرمایہ بھی لگایا اور اس طرح انہون نے اپنے خلد آشیاں والد بزرگوار کی نہ صرف خواہش کی تکمیل اور وصیت کی تعمیل کی بلکہ ان کی روح پرفتوح کی مسرت وشادمانی کا سامان بھی فراہم کیا، اس سلسلہ میں ان کے برادر عزیز جناب ڈاکٹر کوثر عثمانی صاحب قابل ستائش اور لائق تعریف ہیں جو اس شعری ورثہ کی حفاظت میں اپنے برادر اکبر کے شانہ بشانہ رہتے ہیں، نیز سخن وری ونعت گوئی نیز شعر نوازی اور شعراء پروری میں اپنے والد ماجد کی جانشینی کا فریضہ انجام دے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت اور اعمال حسنہ کو قبولیت عطا فرمائے، امید ہے کہ نعتیہ کلام کا یہ مجموعہ شوق کے ہاتھوں سے لیا جائے گا اور عشق کی نگاہوں سے پڑھا جائے گا۔

ڈاکٹر نذیر احمد ندوی

شعبۂ عربی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ یوپی

شاعر دربار نبی۔
ڈاکٹر علیمؔ عثمانی

عقیدت ومحبت کی خوشبواور ایمان کے نور سے بھرپور شاعری

نعت کہنا، پڑھنا، سُننا سب عبادت کا درجہ رکھتے ہیں،عبادت کا درجہ رکھنے والی یہ صنفِ سخن آخر ہے کیا؟ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ حقیقت یہ ہے کہ صرف شاہ کونینؐ سے عقیدت ومحبت کے جذبے کا نام ہی نعت ہے۔اسی لئے نعت گوئی کے لئے صرف شاعری ہونا شرط نہیں بلکہ اس کا مرکزی تلازمہ حب رسول ﷺ ہے۔ ہمارے کچھ ناقدین نے اسے عقیدے کی شاعری مانتے ہوئے اسے مذہبی شاعری کے کھاتے میں ڈال کراس سے اپنا دامن بچالیا۔مگر نعت گوئی کو محض عقیدت کی شاعری کہہ کر اسے مذہبی کھاتے میں ڈالنے والے ناقدین یہ بھول گئے کہ نعت زندگی کو جلا بخشتی ہے،انسانی اقدار کو اجاگر کرتی ہے اور انسان کو عرفان کی نئی منزل سے آشنا کرتی ہے اور اس مقام تک پہونچاتی ہے جو مومن کی معراج ہے۔ یہ معراج انہیں کو حاصل ہوتی ہے یعنی نعت گوئی کا شرف انہیں لوگوں کو ودیعت ہوتا ہے جنہیں محبوب خدا سے والہانہ محبت ہوتی ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ نعت کی شاعری انہیں لوگوں کے دلوں میں پنپتی ہے جن کے دلوں میں سرورِ کائنات کے لئے عقیدت ومحبت کا جذبہ موجزن ہوتا ہے۔

''متاع مغفرت'' ایک ایسی ہی شخصیت کا نعتیہ مجموعہ ہے جسکا دل عشق رسول ﷺ سے معمور ہے میری مراد قادرالکلام زودگو بزرگ شاعر ڈاکٹر علیم عثمانی، ڈاکٹر علیم عثمانی کا شماران بزرگوں میں ہوتا ہے جن کے زیرسایہ نئی نسل پروان چڑھ رہی ہے انہوں نے پوری زندگی ادب کی خدمت میں گذاری ہے۔ان کوفن پر دسترس حاصل ہے، ڈاکٹر علیم عثمانی کے نعتیہ کلام کا عقیدت اور حقیقت کی روشنی میں مطالعہ کرنے پر یہ بات روزروشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ انکی نعتیہ شاعری میں عشق رسول ﷺ کی تراوت اور رسول اکرم ﷺ سے بے پناہ عقیدت کا اظہار ملتا ہے۔اسی کے ساتھ انکی نعتیں شاعرانہ فنکاری کا نمونہ بھی ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ڈاکٹر علیم نعت گوئی کے فن کی نزاکت، باریکی اور پابندیوں سے بخوبی واقف ہیں انہیں اسکا بھی علم ہے کہ نعت گوئی کا مطلب ہے پل صراط پر چلنا۔ذرا بھکے اور آگ میں گرے سارا ایمان وعمل غارت۔ان کی نعتیہ شاعری اس بات کی بھی غماز ہے کہ وہ رب العالمین اور رحمت اللعالمین کے فرق کو خوب سمجھتے ہیں یعنی وہ کتاب وسنت میں مداحئ رسول ﷺ کے جو آداب بتائے گئے ہیں اس سے پوری طرح آگاہ ہیں یعنی ڈاکٹر علیم عثمانی نے با محمد ﷺ ہوشیار پرکاربندرہ کر اپنی نعتیہ شاعری میں اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار کیا ہے اس لئے وہ راہ اعتدال پر قائم رہے ہیں سب سے زیادہ متاثر کن بات یہ ہے کہ انہوں نے حبیب کبریاؐ کی حمد وثنا اور اپنی عقیدت ومحبت کا شعری اظہار بڑی خلاقانہ اور ہنرمندانہ چابک دستی سے کیا ہے۔

ڈاکٹر علیم عثمانی کی نعتیہ شاعری کی دوسری خوبی یہ ہے کہ انکے کلام میں آیات قرآنی اوراحادیث مبارکہ کے مفاہیم کو مقدم رکھا گیا ہے، اسلامی تاریخ اور سیرت کے روشن باب سے کماحقہ واقفیت سونے پر سہاگہ ہے اور اس سے یہ

اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں کہ انکا مطالعہ وسیع ہے۔ انکی شاعری اشکال وابہام اور مسلکی تصادم سے پاک ہے جو فی زمانہ بہت اہم بات ہے۔ انکی قادر الکلامی کی دلالت انکے اشعار میں پائی جانے والی سرشاری، بے خودی، سرمستی کا جو عالم احتیاط حد بندی اور فن کا رکھ رکھاؤ ہے، سے ہوتی ہے۔ اسی کے ساتھ مناسب لفظیات کے استعمال سے اشعار میں اثر آفرینی اور جاذبیت پیدا ہوگئی ہے سرشاری و بےخودی کے عالم میں کہتے ہیں اسلئے انکا ہر شعر عشق رسول کا مظہر اور آئینہ دار ہو جاتا ہے، اس لئے انکی شاعری عظمت رسول اور عشق رسول کی مظہر نظر آتی ہے، حقیقت میں ڈاکٹر علیم عثمانی کا یہ عمل وہ سرمایۂ حیات ہے جو آخرت کے سفر میں ان کے لئے زادِراہ ثابت ہوگا اور متاعِ مغفرت بھی۔

چند شعر نمونے کے طور پر پیش کر رہا ہوں تا کہ آپ بھی انہیں پڑھ کر اسی کیفیت سے دوچار ہو سکیں جس سے یہ عامی (راقم الحروف) ہوا۔

جو نبی کے عشق میں غم ملے وہ کسی خوشی سے نہیں تلے
میں امینِ دولت غم رہوں مجھے اور کچھ بھی نہ چاہیے

نور حق تم ہو جس کی نمو ہم بھی ہیں
چارسو تم بھی ہو چارسو ہم بھی ہیں

غلاموں کا نبی سے یہ تعلق لوگ کیا جانیں
مرا دل ہند میں دھڑکے مدینے میں سنائی دے

میم کے پردے پہ ہیں بے سود یہ بحثیں تمام
حشر ہو جاے اگر یہ میم کا پردہ نہ ہو

دن بنی رات بنی صبح بنی شام بنی

کچھ نہ کہئے بس اسی لفظ کو پیہم کہئے

آتی ہیں کیوں درود کے دوران ہچکیاں

شاید رسول ؐپاک کو یاد آرہے ہیں ہم

مجھ کو لگتا ہے اب خود مدینہ ہوں میں

آپ ؐ موجود ہیں دل کے اندر مرے

گھل گئے خون میں جس روز سے انوارِ درود

مری رگ رگ میں مدینہ ہے رسول ؐ عربی

لکھتا تھا جو توصیف بتاں میں وہ علیمؔ اب

کچھ دن سے ادھر شاعرِ دربارِ نبی ؐ ہے

درج بالا شعر صرف نمونہ ہیں۔ایسے تمام اشعار آپکو اس مجموعہ میں ملیں گے جو آپ کے دامن دل کو کھینچ کر اسے پڑھنے پر مجبور کریں گے،یہی ڈاکٹر علیم عثمانی کی کامیابی ہے۔

منظور پروانہ

۱۳/۲/۲۰۱۵

(منظور پروانہ)

جنرل سکریٹری۔

بزم نور،لکھنؤ

چند دعائیہ کلمات

عزیزم ڈاکٹر علیم عثمانی سے میرے دیرینہ خوشگوار تعلقات ہیں۔ بزم افقر بارہ بنکی کے مشاعروں میں زیادہ تر شرکت فرماتے رہے ہیں خدا کے فضل وکرم سے ان کی مشق سخن کافی ہے اشعار تمام نقائص سے پاک وصاف ہوتے ہیں۔ پابند شریعت ہونے کی وجہ سے نعت پر بھی ایک خاص جذبہ کے ساتھ شعر کہتے ہیں جو سامئین کے دل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ میں نے جو اشعار پڑھے ہیں انمیں ایک خاص قسم کا جذبۂ عشق رسول نمایاں ہے۔ اگر چہ مجھ سے چھوٹے ہیں مگر میں ان کا احترام کرتا ہوں۔ یہ انکی سعادتمندی ھے کہ مجھ کو اپنا بزرگ تسلیم کرتے ہیں۔ ان کی وجہ سے مجھے بڑی تقویت حاصل ہے۔ قرب و جوار میں اپنی محنت سے شاعری کو زندہ کئے ہوئے ہیں۔ خدا کرے انکا مجموعۂ نعت پاک جلد از جلد شایع ہوکر منظر عام پر آئے اور تمام احباب اس سے لطف اندوز ہوں۔ میں بہر حال انکا خیر اندیش ہوں اور انکے لئے دست بدعا ہوں۔

عزیزؔ بارہ بنکوی۔ جانشین

حضرت افقرؔ موہانی

(1994)

پیش لفظ

(پنڈت ہنومان پرشاد شرما عاجزؔ ماتوی)

،،اگر پدر نہ تواند پسر تمام کند،، کو مصداق کرنے والے عزیزم اختر جمال عثمانی خلف الرشید جناب ڈاکٹر علیم عثمانی جنھوں نے اپنے والد محترم کے شعری سرمائے کو ضائع ہونے سے بچالیا۔

ڈاکٹر علیم عثمانی کا پہلا شعری مجموعہ موسوم بہ دیوار میرے بار ہا اصرار پر موصوف نے اپنا مسودہ مجھے دیا تھا۔ میں نے اس کی ترتیب دی تھی۔ اور وہ شائع ہو کر منظر عام پر آیا اور اسکی خاطر خواہ پذیرائی بھی ہوئی۔ اسکے بعد ان کا شعری سرمایہ جس میں ان کا نعتیہ کلام بھی شامل ہے موصوف کی بے نیازی کے سبب انکی زندگی میں شائع نہ ہوسکا۔ اسکو عزیزم اختر جمال عثمانی اب شائع کرنے جا رہے ہیں۔

میں اس کار عظیم کے لیے موصوف کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور بارگاہِ الہ العالمین میں دست بہ دعا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالی انھیں زندہ وسلامت رکھے اور انھیں عمر نوحؑ عطا فرمائے۔ آمین

دعا گو

عاجزؔ ماتوی

(09-10-2013)

حمد باری تعالیٰ

☆

خالق کل ہے تو سب ہیں منظر ترے
دشت و کہسار تیرے سمندر ترے
چاند سورج ترے نجم و اختر ترے
کتنے جلوے برستے ہیں ہم پر ترے
رند کی تشنہ کامی بھی بخشی تری
حکمِ توبہ ترا جام و ساغر ترے
ان کے صدقے میں یا رب مجھے بخش دے
جو ہیں سب سے چہیتے پیمبرؐ ترے
حمد لکھے کہاں تک علیم حزیں
کتنے احساں ہیں اسکے قلم پر ترے

☆☆☆

☆

نعت شریف

☆

نقاب اُٹھتی اگر روئے پرانوارِ محمدؐ سے
تو آنکھیں سینک لیتا میں بھی دیدارِ محمدؐ سے

پناہیں مانگتی ہے زلفِ حضرتؐ سے شب تیرہ
دہائی کھینچتا ہے چاند رخسارِ محمدؐ سے

نمازیں رائیگاں ہیں گر نہ ہو عشق نبیؐ دل میں
ہے محرابِ حرم ابروئے خمدارِ محمدؐ سے

زمیں سے لے کے اس کی آسماں تک بات لگتی ہے
خدا کو بھی طلب کرلو وفادارِ محمدؐ سے

علیم اب وقت ہے دامن سنبھالو اپنا ورنہ کیا
چلے جاؤ گے خالی ہاتھ بازارِ محمدؐ سے

☆

ظلمت شب کا میں معترف ہوں مگر زلف خمدار کی اور ہی بات ہے
چاند بے شک حسیں ہے یہ مانا مگر ان کے رخسار کی اور ہی بات ہے

رنگ فصل بہاراں گل و گلستاں ذرہ و آفتاب ومہ وکہکشاں
حسن کے سیکڑوں ہیں نظارے مگر ان کے انوار کی اور ہی بات ہے

خود تو فاقے سے ہیں شاہِ کون ومکاں اہلِ حاجت کی بھر دیں مگر جھولیاں
یوں سلاطین عالم ہیں کتنے مگر اپنے سرکارؐ کی اور ہی بات ہے

جو تجلی اُدھر وہ تجلی اِدھر ایک مدت سے واقف ہیں اہل نظر
پردۂ میم سے چاہے پردہ نہو اتنی دیوار کی اور ہی بات ہے

چار جانب سے ہے بارشِ رنج وغم زندگانی ہے آماجگاہِ الم
ہند چھوڑ و علیم اب مدینے چلو کوئے دلدار کی اور ہی بات ہے

☆

خاتم المرسلیں کون ہے؟ آپؐ ہیں
رحمۃ العالمیں کون ہے ؟ آپؐ ہیں

روح علم ویقیں کون ہے؟ آپؐ ہیں
جانِ دنیا ودیں کون ہے؟ آپؐ ہیں

دلربا دلنشیں کون ہے ؟ آپؐ ہیں
انتہائی حسیں کون ہے ؟ آپؐ ہیں

دل کے اندر مکیں کون ہے؟ آپؐ ہیں
روح میں جاگزیں کون ہے ؟ آپؐ ہیں

آپ کی راہ میں جان جائے تو کیا
جانِ جاں آفریں کون ہے ؟ آپؐ ہیں

فرش سے عرش تک تاحدلامکاں
ہرجگہ ہر کہیں کون ہے ؟ آپؐ ہیں

اب علیمؔ اپنا غم اور کس سے کہے
اس کا کوئی نہیں؛ کون ہے؟ آپؐ ہیں

☆☆☆
☆

ہم ہیں کتنے تو برے جائیں کہاں ہم کہئے
کچھ غلاموں کے لئے رحمت عالم کہئے

مرحبا روئے مبیں زلف دوتا صل علیٰ
صبح اور شام بغلگیر ہیں باہم کہئے

ایک وہ فرد جو موجود پسِ کن فیکون
ایک وہ ذات جسے شاہِ دوعالم کہئے

بیش کہئے تو لگے ماتھے پہ داغ تشریک
مطمئن دل نہیں ہوتا ہے اگر کم کہئے

دن نبیؐ رات نبیؐ صبح نبیؐ شام نبیؐ
کچھ نہ کہیے بس اسی لفظ کو پیہم کہیے

کیا کہیں ہجرِ محمدؐ میں ہے کتنی تکلیف
آگ وہ دل میں لگی ہے کہ جہنم کہیے

اے **علیم** آپ کے ہونٹوں پہ رہے نعتِ رسول
آپ کے پاس نہ الفاظ ہوں تاہم کہیے

☆☆☆
☆

آپؐ کی زلف معنبر کی کوئی بات کرو
آپؐ کے عارض انور کی کوئی بات کرو

کملی والے کی عطاؤں کے فسانے چھیڑو
یعنی کونین کے سرور کی کوئی بات کرو

تشنگی اب نہ کسی شکل سے بجھ پائے گی
دوستو ساقیِ کوثر کی کوئی بات کرو

ان بتوں سے تو ہمیں غم کے اندھیرے ہی ملے
اب کسی نور کے پیکر کی کوئی بات کرو

خلوت عرش کے رازوں کا پتہ ہے جن کو
ان سے کیوں طور کے منظر کی کوئی بات کرو

عبدو معبود کی تحقیق کے ذمہ دارو
پردۂ میم کے اندر کی کوئی بات کرو

بزم سرکارِ دوعالمؐ میں جو آئے ہو **علیم**
تم بھی اپنے دلِ مضطر کی کوئی بات کرو

☆☆☆
☆

☆

کوئی بھی درد ہو درماں بھی ہے نبیؐ کے یہاں
علاج گردشِ دوراں بھی ہے نبیؐ کے یہاں

دلیل عارضِ تاباں بھی ہے نبیؐ کے یہاں
جوازِ گیسوئے پیچاں بھی ہے نبیؐ کے یہاں

جمالِ نورِ مجسم کی کیسے ہو تعریف
کہ مات یوسفِ کنعاں بھی ہے نبیؐ کے یہاں

گلی گلی بہ ہزار اہتمامِ کیف و نشاط
شمیم ہے جو پریشاں بھی ہے نبیؐ کے یہاں

بقیدِ ہوش بشرطِ خلوصِ وحشتِ دل
سوالِ چاک گریباں بھی ہے نبیؐ کے یہاں

علیم تیرے گناہوں کی حد نہیں لیکن
تری نجات کا ساماں بھی ہے نبیؐ کے یہاں

☆☆☆
☆

☆

نورِحق تم ہو جس کی نمو ہم بھی ہیں
چار سو تم بھی ہو چار سو ہم بھی ہیں

کشتۂ خنجرِ آرزو ہم بھی ہیں
قیدیِٔ گیسوئے مشک بو ہم بھی ہیں

اپنی وحشت نہ ہم سے بتاتے بنے
صاحب دامنِ بے رفو ہم بھی ہیں

ہر طرف وہ ہیں مثلِ نسیم سحر
اور آوارۂ کو بکو ہم بھی ہیں

کس طرح سے ہو اپنی دعا میں اثر
مصلحت بیں ہو تم حیلہ جو ہم بھی ہیں

تشنہ کاموں کی صف میں ہمیں بھی گنو
ایک ساغر ادھر با وضو ہم بھی ہیں

نعت گوئی میں شہرت نہ پائیں **علیم**
اپنے فن کی مگر آبرو ہم بھی ہیں

نہ کہیں ہے روئے زمین پہ کہ جو شان شہر نبیؐ میں ہے
مرا جسم ہند میں ہے مگر مری جان شہر نبیؐ میں ہے

ہے اسی میں جلوۂ لامکاں جو مکان شہر نبیؐ میں ہے
وہی بے نیاز کی ہے زباں جو زبان شہر نبیؐ میں ہے

وہاں خار خار ہے رشکِ گل وہاں باغ باغ ہیں کل کے کل
جو بہار نبتِ بہشت ہے وہ جوان شہر نبیؐ میں ہے

کسی جور کا کسی ظلم کا کسی رنج کا کسی درد کا
نہ وجود شہر نبی میں ہے نہ نشان شہر نبیؐ میں ہے

وہاں زندگی میں بھی لذتیں وہاں موت میں بھی مسرتیں
وہ جہان شہر نبیؐ میں ہے وہ جہان شہر نبیؐ میں ہے

وہ نبیؐ کی ارض مبین ہے ہے وہاں پہ نورِ یقیں فقط
نہ تو وہم شہر نبیؐ میں ہے نہ گمان شہر نبیؐ میں ہے

وہ درِ حبیب کی برکتیں وہ دل ونظر کی فراغتیں
وہ مزہ علیم جو ہو سکے نہ بیان شہر نبیؐ میں ہے

لگائے دل سے ہیں دھڑکن کو ہم انہیں کے لئے
ہمارے ہونٹوں پہ ٹھہرا ہے دم انہیں کے لئے

چراغ اشک بصد اہتمام ساری رات
پلک پلک پہ جلاتے ہیں ہم انہیں کے لئے

وہی ہیں باعثِ تحریک اذنِ کن فیکون
سجی ہے بزمِ وجود و عدم انہیں کے لئے

تھے فرشِ خاک پہ ذی مرتبت بہت لیکن
لئے تو عرش بریں نے قدم انہیں کے لئے

ہزار بار اگر مر کے زندگی پائیں
ہزار بار مریں پھر سے ہم انہیں کے لئے

علیم یونہی لکھو ساری عمر نعتِ رسول
لہو انہیں کے لئے ہے قلم انہیں کے لئے

میں غلامِ شاہ اُمم رہوں مجھے اور کچھ بھی نہ چاہئے
میں انہیں کی خاکِ قدم رہوں مجھے اور کچھ بھی نہ چاہئے

ہے اسی میں اُن کی اگر خوشی تو ذراسی آنکھ کی کیا نمی
ہمہ تن اِلہٰ میں نم رہوں مجھے اور کچھ بھی نہ چاہئے

جو نبیؐ کے عشق میں غم ملے وہ کسی خوشی سے نہیں ٹلے
میں امینِ دولت غم رہوں مجھے اور کچھ بھی نہ چاہئے

مرے دل میں ان کی ہی بات ہو مری خامشی میں بھی نعت ہو
میں بلا سے اہل عجم رہوں مجھے اور کچھ بھی نہ چاہے

مری روح میں وہ رچے رہیں مری سانس میں وہ بسے رہیں
میں انہیں کی ذات میں ضم رہوں مجھے اور کچھ بھی نہ چاہیئے

ہوں ثنا نویسِ نبیؐ جہاں تو **علیم** حشر کے دن وہاں
میں شمارِ اہل قلم رہوں مجھے اور کچھ بھی نہ چاہیئے

بتاؤں ذکرِ نبیؐ سن کے کیا لگے ہے مجھے
عجیب طرح کا جیسے نشہ لگے ہے مجھے

خدا کرے نہ کبھی کم ہو دردِ عشق نبیؐ
یہ درد وہ ہے کہ جس میں مزا لگے ہے مجھے

جو راہ اصل میں جاتی ہے ان کے کوچے کو
وہی زمانے میں راہِ وفا لگے ہے مجھے

وہ زندگی جو مدینے سے دور رہ کے کٹے
وہ زندگی کے بجائے سزا لگے ہے مجھے

حضور سے مرا شاید سلام تک نہ کہا
بہت ہی زہر یہ بادِ صبا لگے ہے مجھے

نبیؐ کے ہجر کی بیچینیاں میں کس سے کہوں
مزاج جب کوئی پوچھے برا لگے ہے مجھے

بسا ہے جب سے نگاہوں میں گنبدِ حضرا
یہ رنگ ہے کہ زمانہ ہرا لگے ہے مجھے

ہر ایک دور میں تزئین زندگی کے لئے
نبیؐ کا نقش قدم آئینہ لگے ہے مجھے

بہت خطائیں ہیں اب کیا کہوں زباں سے **علیم**
عرق عرق ہوں میں اتنی حیا لگے ہے مجھے

کس لئے خوفِ جہنم میں سسکتے رہیے
شافعِ حشر پہ بس جان چھڑکتے رہیے

مانئے میری تو خاکِ قدم پاکِ رسولؐ
مل کے چہرے پہ دوعالم میں چمکتے رہیے

ذہن کو سائیہ گیسوئے نبیؐ میں رکھئے
یعنی واللیل کی وادی میں بھٹکتے رہیے

عشقِ شاہنشہ کونین میں کندن کی طرح
آتش غم کی ہتھیلی پہ دہکتے رہیے

اپنی پلکوں پہ ندامت کی جلاکرقندیل
اپنے احساس کی سولی پہ لٹکتے رہیے

چشم رحمت کے اگر آپ ہیں طالب تو **علیم**
جام بن جائیے تا عمر چھلکتے رہیے

مری آنکھوں کو یارب وہ شعور آشنائی دے
جدھر نظریں اٹھادوں گنبدِ خضرا دکھائی دے

درودوں کی صدائیں روح میں یوں جذب ہوجائیں
اگر چٹکے کلی صلِّ علیٰ مجھ کو سنائی دے

جمال نازِش کونین کے بارے میں کچھ لکھوں
قلم کو میرے یہ سورج جو اپنی روشنائی دے

مجھے صہبائے عشقِ ساقیِ کوثر کی عادت ہے
مرا پینا نہ چھوٹے مجھ کو ایسی پارسائی دے

دیارِ مصطفیٰؐ کی ایک چٹکی خاک کے بدلے
نہ ہرگز لوں اگر مجھ کو کوئی ساری خدائی دے

غلاموں کا نبیؐ سے یہ تعلق لوگ کیا جانیں
مرا دل ہند میں دھڑکے مدینے میں سنائی دے

نبیؐ کے پاؤں کی مٹی ملی ہے میں نے چہرے پر
زمانہ حشر تک اب میری عظمت کی دہائی دے

علیمؔ اک صرف ان کا ہی سہارا ہے سرِ محشر
کسے یارا ہے جو اپنے گناہوں کی صفائی دے

تابانیٔ خورشیدِ فلک اپنی جگہ ہے
سرکارؐ کے عارض کی چمک اپنی جگہ ہے

فردوس کی خوشبو بھی بہت خوب ہے لیکن
آقاؐ کے پسینے کی مہک اپنی جگہ ہے

ہیں ایک طرف سارے زمانے کے نظارے
اک گنبدِ خضرا کی جھلک اپنی جگہ ہے

سنتے ہیں نبیؐ اپنے غلاموں کی بہرحال
کمزور عقیدے کی لچک اپنی جگہ ہے

اب چین نہیں ہجر نبیؐ میں کسی کروٹ
معذور جھپکنے سے پلک اپنی جگہ ہے

بخشش میں **علیم** اپنی جگہ شک نہیں لیکن
عاصی ہوں گناہوں کی کھٹک اپنی جگہ ہے

وہ جو واللیل شانوں پہ لہرائے ہے
وہ جو والشّمس عارض پہ چمکائے ہے
جانے کیا بات ہے آج کل رات دن
اتنا یاد آئے ہے اتنا یاد آئے ہے

رحمۃ العالمیں کی محبت تو اب
مستقل معجزہ مجھ کو دکھلائے ہے
سبز گنبد نگاہوں میں ایسا بسا
سبز ہی سبز ہر شے نظر آئے ہے

اس کی خوش قسمتی کا ٹھکانا نہیں
اس کی گردِ قدم یہ زمانہ نہیں
اس پہ سو جاں سے صدقے ہے خلد بریں
جو مدینے کی مٹی میں مل جائے ہے

مغفرت کوئی زاہد کی آہوں میں ہے
صرف آقاؐ کی نظروں میں ہے مغفرت
جو نبیؐ کی نظر سے اتر جائے ہے
وہ خدا کی نگاہوں سے گر جائے ہے

اپنے کردار سے خود ذرا پوچھئے
اپنے اعمال کا جائزہ لیجئے
کچھ نہ کچھ بات ہے رحمتوں کی گھٹا
اپنے ہندوستاں سے جو کترائے ہے

کچھ نہ کہتے بنے کچھ نہ سنتے بنے
نعت مجھ سے **علیم** اب نہ پڑھتے بنے
لاج اپنی خطاؤں پہ ایسی لگے
جی پسینے پسینے ہوا جائے ہے

سارے عالم کی مٹی میں جلوہ فگن جتنے ذرے ہیں اتنے درود آپؐ پر
باغ کونین کے سارے اشجار میں جتنے پتے ہیں اتنے درود آپؐ پر

چشم انساں سے اشکوں کی ٹپکے ہوئے جتنے قطرے ہیں اتنے درود آپؐ پر
آسماں کے دوشالے میں ٹانکے ہوئے جتنے تارے ہیں اتنے درود آپؐ پر

ساری تقریر و تحریر انسان میں رب کونین کے سارے قرآن میں
جس قدر حرف ہیں اور ہر حرف کے جتنے نقطے ہیں اتنے درود آپؐ پر

ذرہ و آفتاب و مہ و کہکشاں رنگ رخسار گل حسن روئے بتاں
میرے کہنے کا مطلب ہے اللہ کے جتنے جلوے ہیں اتنے درود آپؐ پر

اے **علیم** اب خدا سے یہ فریاد ہے اس کو معلوم عصیاں کی تعداد ہے
میرے اعمال نامے کے صفحات پر جتنے دھبے ہیں اتنے درود آپؐ پر

چل گئیں پھر درودوں کی پروائیاں پھر قبائے عقیدت مسکنے لگی
لیجئے پھر چھڑی جلترنگ اشک کی پھر دعاؤں کی پائل کھنکنے لگی

پھر گناہوں کے گلشن اجڑنے لگے پھر ندامت کی بجلی چمکنے لگی
ٹوٹ کر ابر رحمت برسنے لگا دین وایماں کی کھیتی لہکنے لگی

بزم نور مجسم میں کیا آ گئے تن بدن میں تجلی لپکنے لگی
سج گئیں لب پہ نعتوں کی پھلواریاں دل کے آنگن کی مٹی مہکنے لگی

گیت ان کے چھڑے روح کے ساز پر اور وہ چھا گئے میری آواز پر
گل درودوں سلاموں کے اتنے کھلے شاخ امید رحمت لچکنے لگی

یاد آئیں کھجوروں کی پرچھائیاں سبز گنبد کی پرنور رعنائیاں
شوقِ دیدارِ طیبہ نے انگڑائی لی اوڑھنی آرزو کی سرکنے لگی

انتہائی جب احساس قربت بڑھا میں مدینے میں ہوں مجھ کو ایسا لگا
گنبد شاہ دیں کے ہرے پھول پر چشمِ حسرت کی تتلی تھرکنے لگی

ذہن میں حسن نور مجسم لئے ہم تھے بیٹھے **علیم** اپنے آنسو پیے
نعت کے جام جی کھول کر بھر لئے جب قلم سے تجلی ٹپکنے لگی

☆

جنت کی جگہ دل تو طلبگارِ نبیؐ ہے
جنت تو فقط سایۂ دیوارِ نبیؐ ہے

ابروئے مشیت کے اشارات کی تفسیر
اک اک شکنِ ابروئے خمدارِ نبیؐ ہے

تصویرِ نبی آپ کو قرآں میں ملے گی
قرآن تو آئینہ کردارِ نبیؐ ہے

کونین کے ہر جلوے کی توضیح کروں کیا
جو جلوہ ہے منجملۂ انوارِ نبیؐ ہے

ہونٹوں پہ درودوں کے سلاموں کے چمن ہیں
محفل میں لگی آتش رخسارِ نبیؐ ہے

یہ تشنگیِ ذوقِ نظر بجھ کے رہے گی
قسمت میں اگر شربتِ دیدارِ نبیؐ ہے

لکھتا تھا جو توصیفِ بتاں میں وہ علیمؔ اب
کچھ دن سے ادھر شاعرِ دربارِ نبیؐ ہے

دونوں جانب وہی موجِ انوار ہے
پردہء میم شیشے کی دیوار ہے

چارسو ایک سیلابِ انوار ہے
جس طرف دیکھئے ان کا دیدار ہے

آئینہ دیکھنا ہے جو اے زندگی
بے مثال آئینہ ان کا کردار ہے

مست ہے یانبیؐ یانبیؐ میں زباں
آج معراج پر میری گفتار ہے

ان کا نقشِ قدم دیکھ لینے کے بعد
چاندکو دیکھنا ننگِ دیدار ہے

ڈوب جائے نبیؐ کی محبت میں جو
ناؤ اس کی سمجھ لیجئے پار ہے

جان اپنی جب ان پر چھڑکتے ہیں ہم
ان کے اصحابؓ سے قدرتاً پیار ہے

رحمۃ العالمیں آپؐ کی اِک نظر
اہل ہندوستاں کو بھی درکار ہے

لاج رکھ لو علیمِؔ حزیں کی نبیؐ
اس کو اپنی خطاؤں کا اقرار ہے

☆

کر مجھے شاملِ فہرستِ فدایانِ رسولؐ
اے مرے رب مرے ماں باپ ہوں قربانِ رسولؐ

طے میں اس طرح کروں زینۂ عرفان رسولؐ
مٹھیاں میری ہوں اور گوشۂ دامانِ رسولؐ

جس کو توفیق ہو رحمت میں نہالے آکر
موجزن آج بھی ہے چشمۂ فیضانِ رسولؐ

آپ محبوبیتِ نعت کا اندازہ کریں
گرم اس دور میں ہے محفل حسانؓ رسولؐ

جب وہی رحمت عالم ہیں تو پھر ظاہر ہے
کونسا شخص ہے جس پر نہیں احسانِ رسولؐ

نعت میں فکر ہے ناکام تو عاجز ہے قلم
ایک بھی لفظ لغت میں نہیں شایانِ رسولؐ

حشر کے روز مری ایک تمنا ہے **علیم**
میری پیشانی پہ لکھا ہو ثناخوانِ رسولؐ

دلیلِ پختگیءِ الفتِ نبیؐ بھی تو ہو
درود ہوٹوں پہ ہے آنکھ میں نمی بھی تو ہو

چراغِ اشکِ ندامت جلے یہ خوب ہوا
مگر سوال یہ ہے دل میں روشنی بھی تو ہو

جو آگ عشقِ نبیؐ کی ہے اس کا کیا کہنا
مگر وہ آگ ذرا ٹھیک سے لگی بھی تو ہو

جنوں بھی مسلک عشقِ نبیؐ میں جائز ہے
جنوں کے پاؤں میں زنجیر آگہی بھی تو ہو

علیم کیسے ملے گی نہ منزل عرفاں
رسول پاک کے رستے پہ زندگی بھی تو ہو

ذکرِ نبیؐ میں لطف عجب پا رہے ہیں ہم
لگتا ہے روشنی میں اڑے جا رہے ہیں ہم

کونین کو درود سے گرما رہے ہیں ہم
اللہ کی زبان کو دوہرا رہے ہیں ہم

آتی ہیں کیوں درود کے دوران ہچکیاں
شاید رسول پاکؐ کو یاد آ رہے ہیں ہم

آواز دی ہے جلوۂ ذاتِ رسولؐ نے
ادراک کی حدود سے اب جا رہے ہیں ہم

دیکھیں گے کیسے ہوگی ہماری نہ مغفرت
محبوبِ حق کو بیچ میں جب لا رہے ہیں ہم

نعت رسولِؐ پاک کہاں ہم کہاں **علیم**
لکھوا رہا ہے کوئی لکھے جا رہے ہیں ہم

سودائے عشقِ گنبدِ خضرا جو سر میں ہے
ہر چیز سبز سبز ہماری نظر میں ہے

یہ مہر و ماہ جس کے کفِ پا کی دھول ہیں
وہ آفتاب دائی حلیمہ کے گھر میں ہے

یارب ترے حبیب کی گلیاں ہوں اور میں
کیا ایسا کوئی دن بھی مری عمر بھر میں ہے

بخشش کا اہتمام تو کرتے ہیں سب مگر
بخشش خدا گواہ نبیؐ کی نظر میں ہے

شہرے بہت نبیؐ کی مسیحائیوں کے ہیں
خوش قسمتی جو اب ہے تو دردِ جگر میں ہے

قسمت بدل سکے گا نہ دنیا کا کوئی در
بس یہ صفت تو رحمت عالمؐ کے در میں ہے

حیراں ہیں لوگ نورِ قلم پر ترے **علیم**
جو حرف بھی ہے نعت کا وہ آب زر میں ہے

☆

انؐ کی خاکِ کفِ پا ہے سر پر مرے
کتنے رتبے ہیں اللہ اکبر مرے

جب سے میں آپؐ کا آئینہ بن گیا
پیچھے پیچھے ہیں کتنے سکندر مرے

سنگِ در آپؐ کا میں اگر دیکھ لوں
غم کے ہٹ جائیں سینے سے پتھر مرے

ان کے غم میں جو دو اشک میں رو دیا
معتقد ہوگئے ماہ واختر مرے

مجھ سے آنکھیں چرائے گی خود تشنگی
منتظر ہوں گے تسنیم وکوثر مرے

ایک نورِ مجسم کا شاعر ہوں میں
شعر ہیں روشنی کے سمندر مرے

مجھ پہ رحمت جہاں آپؐ کی ہوگئی
کون دیکھے گا عصیاں کے دفتر مرے

شافعِ حشرؐ کے میں غلاموں میں ہوں
رنگ دیکھیں گے سب روزِ محشر مرے

مجھ کو لگتا ہے اب خود مدینہ ہوں میں
آپؐ موجود ہیں دل کے اندر مرے

آگئیں دل کی باتیں زباں پر **علیم**
لیجئے کھل گئے آج جوہر مرے

جو گدائے درِ مصطفیٰؐ ہوگئے
وہ زمانے کے مشکل کشا ہوگئے

بس گئی جب سے سانسوں میں یادِ نبیؐ
دل کے جتنے تھے غم لاپتا ہوگئے

چڑھ گئے رب اکبر کی نظروں پہ وہ
جو پسندیدۂ مصطفیٰؐ ہوگئے

لوگ اب تو سلاموں سے بیزار ہیں
لوگ کتنے بڑے بے وفا ہوگئے

جب سے نقشِ قدم آپؐ کا مل گیا
ہم خود اپنی جگہ آئینہ ہو گئے

ہر مصیبت کا حل اب ہے نامِ نبیؐ
اسم اعظم سے ہم آشنا ہو گئے

نعت پڑھ کر نہ ہرگز یہ جانو **علیم**
حق محبت کے سارے ادا ہو گئے

☆☆☆
☆

مصطفیؐ سے لگی دل کی ایسی لگن مصطفیؐ روح میں موجزن ہو گئے
جانِ رب جانِ رب جن کو کہتے ہیں سب اب تو لگتا ہے وہ جانِ من ہو گئے

پا گئے جو جمالِ نبیؐ کی کرن آفتابِ زمین و زمن ہو گئے
مل گئی جن کو خوشبوئے جسمِ نبیؐ انتخابِ بہارِ چمن ہو گئے

قافلے جب مدینے کی جانب چلے یوں لگا تیر جس طرح دل پر لگے
روح کی پیاس بے انتہا جب بڑھی دیدۂ شوق گنگ و جمن ہو گئے

ہر طرف ہیں کھجوروں کی پرچھائیاں جنتیں جیسے لیتی ہوں انگڑائیاں
سبز گنبد ہے ہر وقت پیشِ نظر کیا مدینے میں ہم خیمہ زن ہو گئے

اب نہ فریاد ہے اور نہ آہِ شبی روح کو اب تو حاصل ہے آسودگی
جھولیاں بھر گئیں دیدہ شوق کی مہرِ لب پر لگی بے سخن ہو گئے

آپؐ کے گیت ہیں سانس کے ساز پر آپؐ کی چھاپ ہے دل کی آواز پر
خون پڑھتا ہے رگ رگ میں صلِّ علیٰ ہم تو سرکار کی انجمن ہو گئے

اے **علیم** اس میں گنجائش شک نہیں یہ ہے سب رحمت رحمۃ العالمیں
آپ جیسے اسیرانِ زلف غزل نعت کی صنف میں طاقِ فن ہو گئے

☆

زمانہ کیوں ہے محرومِ نظارہ یا رسول اللہؐ
تم ہی جب ہر طرف ہو جلوہ آرا یا رسول اللہؐ

کسی سے کچھ طلب کرنے کی مجھ کو کیا ضرورت ہے
تمہارا ہی ہے جب سارے کا سارا یا رسول اللہؐ

ہیں لاتعداد عالی مرتبت یوں تو دو عالم میں
مگر ثانی نہیں کوئی تمہارا یا رسول اللہؐ

تمہاری شان سے واقف نہیں ہندوستاں والے
سمجھتے ہیں مجھے سب بے سہارا یا رسول اللہؐ

کنارے دست بستہ سامنے میرے کھڑے ہوں گے
جہاں منجدھار میں میں نے پکارا یا رسو اللہ

مدینے مجھ کو بلوانے میں کتنے روز باقی ہیں
غمِ فرقت سے دل ہے پارا پارا یا رسول اللہؐ

علیم اپنی سیہ بختی بیاں کس سے کرے آخر
ہو تم اللہ کی آنکھوں کا تارا یا رسول اللہؐ

مقدر میں غم چاہے حد سے سوا ہو
مقدر میں لیکن مدینہ لکھا ہو

جو ان کے خیالوں میں گم ہوگیا ہو
ضروری نہیں اس کو اپنا پتا ہو

تمام اور تسبیح و تہلیل کیا ہو
بہت ہے اگر وِردِ صلی علیٰ ہو

جو وابستۂ دامنِ مصطفیٰؐ ہو
اسے کیا ہے سو بار محشر بپا ہو

نگاہِ تمنا تجھے تب میں جانوں
نبیؐ کا مرا آمنا سامنا ہو

حدکن فکاں میں کوئی بھی نہیں جو
جو ہمارے نبیؐ کی طرح دلربا ہو

غلامِ شہ دیں جو نظریں اٹھادے
تو سدِّسکندر میں بھی راستہ ہو

ضروری محبت میں شرط وفا ہے
محبت اگر ہو تو باقاعدہ ہو

علیم آپ یہ بھی کبھی سوچتے ہیں
نگاہِ کرم پھیرلیں وہ تو کیا ہو

یوں ارض و سما نور میں نہلائے ہوئے ہیں
معلوم یہ ہوتا ہے نبیؐ آئے ہوئے ہیں

اک صبح ہے عارض پہ جو چمکائے ہوئے ہیں
اک شام ہے شانوں پہ جو لہرائے ہوئے ہیں

وہ لوٹ کے پھر ہوش میں آیا نہیں کرتے
جو نشہء توحید کے بہکائے ہوئے ہیں

اپنوں پہ عنایت ہے تو غیروں پہ نوازش
سرکارؐ طبیعت بھی عجب پائے ہوئے ہیں

جنت کی ہوا میں نہ ملے گی انہیں راحت
جو باغِ مدینہ کی ہوا کھائے ہوئے ہیں

کیا حشر کا ڈر جب ہیں وہی شافعِ محشرؐ
ہم جن کی غلامی کی سند پائے ہوئے ہیں

سرکارؐ بلالیتے مدینے میں علیمؔ اب
ہم ہند کے ماحول سے اکتائے ہوئے ہیں

☆

جلوہ کن فکاں کا ہیں آپؐ ہی آئینہ فقط
آپؐ ہی ابتدا فقط آپؐ ہی انتہا فقط

دنیا و آخرت کا ہے تھوڑا سا مرحلہ فقط
کافی ہے اس کے واسطے نام ہی آپؐ کا فقط

اب تو بسا نگاہ میں گنبد ہے آپؐ کا فقط
اب تو دکھائی دیتا ہے مجھ کو ہرا ہرا فقط

ساون کی ان گھٹاؤں کو خاطر میں خاک لاؤں میں
بھاری ہے سب گھٹاؤں پر واللیل کی گھٹا فقط

حلقہ ہوں اس کے ارد گرد آٹھ آٹھ جنتیں
جو ایک بار دیکھ لے عارضِ مصطفیؐ فقط

سارا جہاں ہے آپؐ کے لطف و کرم سے فیضیاب
محروم عافیت ہے کیوں اس وقت ایشیا فقط

اس دور میں ثواب وہ پائے گا سو شہید کا
جس میں بھی پائی جائے گی آپؐ کی اک ادا فقط

تکمیلِ شوق دید کا آپ کو اک بتاؤں راز
رکھیں نظر کے سامنے چہرۂ مصطفیٰ فقط

اس کی تجلیوں کی خود سارے جہاں میں دھوم ہے
لکھ لیا ہے جس نے قلب پر سورہ والضحیٰ فقط

عشقِ رسولؐ کی شراب تیز ہے ویسے بے حساب
باقی رہے گا حشر تک اک گھونٹ کا نشہ فقط

اب تو علیم ایک ہی شغل حیات رہ گیا
نعت حبیبؐ کبریا پڑھ پڑھ کے جھومنا فقط

☆☆☆

☆

لب پہ سجالئے جو نبیؐ کی ثنا کے پھول
کیسے سلگ رہے ہیں ہماری خطا کے پھول

بالاتفاق سب سے حسیں دوجہاں میں ہیں
وہ آمنہ کے چاند وہی عائشہ کے پھول

الفاظ جتنے بھی ہیں درودوسلام کے
ہر درداور دکھ میں یہی ہیں شفا کے پھول

دینِ نبیؐ کی راہ میں جوہوگئے شہید
تاحشر خشک ہوں گے نہ ان کی بقا کے پھول

طائف میں جس نے جس نے کیا تھا لہولہان
برسے اسی اسی پہ نبیؐ کی دعا کے پھول

ہم تو انہیں کے عارضِ انور پہ ہیں نثار
قرآں کے بقول جو ہیں والضحیٰ کے پھول

حسرت ہے حاضری کی بہت دیکھئے **علیم**
اللہ کب کھلائے مرے مدعا کے پھول

☆☆☆

☆

حسبِ ذوقِ دید جب کوئی بھی نظّارا نہ ہو
غیر ممکن ہے سوالِ گنبدِ خضرا نہ ہو

چاند سے اس وقت تک دل میرا بہلے گا نہیں
چاند جب تک آمنہ کی گود کا پالا نہ ہو

آپ کے جلووں میں کیسے مان لوں پیارے نبیؐ
میری چشمِ شوق کا تھوڑا بہت حصہ نہ ہو

یا خدا میری نگاہیں بے تکلف چھین لے
میری قسمت میں جو دیدارِ نبیؐ لکھا نہ ہو

پائی ہیں کیا کیا نہ تکلیفیں نبیؐ کے ہجر میں
آدمی ہو اور کچھ بھی ہجر کا مارا نہ ہو

سانس رک جائے مگر ذکر نبیؐ چلتا رہے
زندگی ہو ختم لیکن ختم یہ قصّہ نہ ہو

میم کے پردے پہ ہیں بے سود یہ بحثیں تمام
حشر ہوجائے اگر یہ میم کا پردا نہ ہو

گھٹ رہی ہے روز و شب بے تابیٔ عشقِ رسولؐ
سوچتا ہوں یہ سکونِ دل کہیں مہنگا نہ ہو

اب علیم اپنی خطاؤں کی نہیں ہے انتہا
جانے کیا ہو رحمتِ عالم کا گر سایہ نہ ہو

☆☆☆
☆

خوش قسمتی ہے شہرِ مدینہ ہے اور ہم
اب تو تجلیات کا دریا ہے اور ہم

پیشِ نگاہ گنبدِ خضرا ہے اور ہم
اللہ کے حبیب کا روضہ ہے اور ہم

عرش بریں پہ تھا جو قریب خدا کبھی
آنکھوں کے سامنے وہی جلوہ ہے اور ہم

شیشے کی طرح قلب و نظر لگ رہے ہیں اب
چاروں طرف رسولؐ کا چہرہ ہے اور ہم

بعد نمازِ فجر یہ اکثر ہمیں لگا
معراج زندگی کا سویرا ہے اور ہم

دولت کی آج کل ہمیں کوئی کمی نہیں
خالص درود پاک کا سونا ہے اورہم

قربت کے باوجود بھی دوری نہیں گئی
جالی کا ایک بیچ میں پردا ہے اور ہم

ہم کو بھی اب سلالے یہیں جنت البقیع
ہر شخص کتنے چین سے سویا ہے اور ہم

تقدیر ہم کو ہند میں لے آئی پھر **علیم**
ہجرِ نبیؐ میں پھر وہی رونا ہے اور ہم

قطعہ

درد میں اک مزا لگ رہا ہے مجھے
روح میں اک نشہ لگ رہا ہے مجھے
سبز گنبد نگاہوں میں ایسا بسا
ذرہ ذرہ ہرا لگ رہا ہے مجھے

☆

جس قدر نزدیک شاہِ بحر و بر ہوتے گئے
بارشِ انوار میں ہم تربتر ہوتے گئے

آٹھ دن قربت کے کتنے کارگر ہوتے گئے
سبز گنبد کے نظارے عمر بھر ہوتے گئے

ہم فقیروں پر وہ فیضِ خاکِ در ہوتے گئے
لوٹ کر طیبہ سے ہم تو تاجور ہوتے گئے

منکشف اہلِ یقیں پر خیر و شر ہوتے گئے
جتنے اندیشے تھے سب زیر و زبر ہوتے گئے

تھے کہاں اور چشمِ رحمت سے کہاں پہونچے بلال
سنگ موسیٰ جو تھے وہ رشکِ قمر ہوتے گئے

بدگماں جو تھے نبیؐ سے وہ رہے بے اعتبار
جو نبیؐ کے ساتھ آئے معتبر ہوتے گئے

سورۂ کوثر نظر آیا درِکعبہ پہ جب
شاعروں کے سب قصیدے بے اثر ہوتے گئے

دشمنانِ دینِ حق بوجہل ہوں یا بولہب
کیسے کیسے آنکھ والے بے نظر ہوتے گئے

دیکھ لی ہر شخص نے شانِ گدایانِ رسول
دربدر جو تھے وہ اہلِ سنگ در ہوتے گئے

یہ حقیقت ہے کہ ہم جالی کے باہر تھے **علیم**
پھر بھی آقا دل کے اندر جلوہ گر ہوتے گئے

☆☆☆
☆

آپ پر صدقے ہیں میرے قلب و جاں میرے حضورؐ
آپ پر قربان میرے باپ، ماں میرے حضورؐ

خون کی بہتی ہیں ہرسو ندیاں میرے حضورؐ
کیوں ہے محروم کرم ہندوستاں میرے حضورؐ

اڑگئیں میرے یقیں کی دھجیاں میرے حضورؐ
جب سے پیچھے پڑ گئے وہم وگماں میرے حضورؐ

سب بہ حیرت دیکھتے ہیں میری عظمت کا زوال
دانت کے نیچے دبی ہیں انگلیاں میرے حضورؐ

مرغ وماہی کی طلب میں ہوگئیں بربادیاں
کتنی اچھی تھیں وہ جو کی روٹیاں میرے حضورؐ

کیا کروں آخر میں اپنی بدنصیبی کا علاج
زہر لگتی ہیں مجھے اچھائیاں میرے حضورؐ

طالب رحمت ہوں میں اے شافع روزِ جزا
میرے دامن میں نہیں ہیں نیکیاں میرے حضورؐ

آپ کی امت میں ہوں میں نام ہے میرا **علیم**
سینچتا ہوں نعت کی پھلواریاں میرے حضورؐ

☆☆☆
☆

قطعہ

لوگ طیبہ کی گلیوں میں گھوما کئے
اپنی قسمت کی خوبی پہ جھوماکء ے
ایک ہم ہیں کہ آنکھوں میں آنسو بھرے
سبز گنبد کی تصویر چوما کئے

قطعہ

کیا یونہی عمر بھر ٹھوکریں کھاؤں گا
کیا میں اپنی مرادیں نہیں پاؤں گا
کیوں بلاتے نہیں میرے پیارے نبی
تب بلاؤ گے کیا جب میں مر جاؤں گا

☆

جنت کا جسے دیکھو طلبگار بہت ہے
آقا کا یہاں سایۂ دیوار بہت ہے

آنکھوں نے تجلی کے مزے لوٹے ہیں لیکن
دل میں ابھی گنجائش انوار بہت ہے

ہیں پیشِ نظر میرے وہ طیبہ کے شب و روز
پھر بھی تو مجھے حسرتِ دیدار بہت ہے

جو دن ہے مدینے کا وہ گہوارہ راحت
جو رات ہے طیبہ کی مزے دار بہت ہے

جب دیکھو ہے آنکھوں میں بھرے اشک ندامت
طیبہ میں گنہگار سمجھدار بہت ہے

سن سن کے دہلتے ہیں حریفوں کے کلیجے
ان پانچ اذانوں کی تو جھنکار بہت ہے

ہم تیر و تبر سے کبھی جنگیں نہیں لڑتے
اپنے یہاں اخلاق کی تلوار بہت ہے

اک شرطِ محبت ہے وہ ہے اسوۂ سرکار
اب ہاتھ اٹھادیں وہ جنہیں پیار بہت ہے

ہوتی ہے علیم اصل میں قسمت سے زیارت
اک بار رسائی ہو تو اک بار بہت ہے

اللہ نے دکھا دیا کوئے نبیؐ ہمیں
بندے قرار دینے لگے جنتی ہمیں

واقف ہیں ہم حضور کی رحمت سے خوب خوب
حاجت نہیں ہے اب کسی تصدیق کی ہمیں

چاروں طرف رسول کے جلوے ہیں اور ہم
شاید نصیب ہوگئی دیداوری ہمیں

کی ہم نے راہِ نورِ مجسم جو اختیار
جھک کر سلام کرنے لگی روشنی ہمیں

جب ہم شفیعِ روزِ جزا کے غلام ہیں
محشر میں چھوٹ ہوگی یقیناً کھلی ہمیں

شعلہ فگن ہے خون میں عشقِ نبیؐ کی آگ
کردے جلاکے خاک یہ دل کی لگی ہمیں

ہم بارگاہِ رب میں کریں کیا کوئی سوال
حاصل ہے جب رسول سے وابستگی ہمیں

آنکھیں جو بند کرتے ہیں ہم آج بھی **علیم**
منظر دکھائی دیتا ہے بالکل وہی ہمیں

☆☆☆

☆

دیارِ شہِ دیں کی جب دھوپ کھائی
پگھلنے لگی میری اِک اِک برائی

ندامت کی میں نے سند ایسی پائی
دکھا دوں تو نظریں جھکا لے خدائی

ہے لازم نبیؐ کی رضا میرے بھائی
اسی میں ہے دونوں جہاں کی بھلائی

مدینے کا پر کیف منظر جو دیکھا
بہشت بریں پھر سمجھ میں نہ آئی

نبیؐ کی وہ مسجد ہے اب بھی نظر میں
اذاں مجھ کو دیتی ہے اب بھی سنائی

نظر سبز گنبد پہ جب سے پڑی ہے
تصور میں اس دن سے جنت نہ آئی

مدینے سے لوٹے کئی سال گزرے
دوبارہ پہونچنے کی نوبت نہ آئی

علیم اب میں تا عمر نعتیں لکھوں گا
مرا خونِ دل بن گیا روشنائی

اللہ کی کیا شانِ عطا دیکھ رہے ہیں
ہم بھی درِ محبوبِ خدا دیکھ رہے ہیں

مجھ کو بھی بلایا ہے شہہ کون ومکاں نے
ہم جیسے گنہگار یہ کیا دیکھ رہے ہیں

آقا کی جدائی میں بہت اشک بہائے
اب اشک بہانے کا مزا دیکھ رہے ہیں

ہم خوب جلے وقت کی دھوپوں میں مگر اب
چھائی ہوئی رحمت کی گھٹا دیکھ رہے ہیں

جو خون کا قطرہ ہے زیارت کا ہے مشتاق
رگ رگ میں ہے اک حشر بپا دیکھ رہے ہیں

ہم کو نہیں درکار مرادوں کا جھمیلا
ہم رحمت عالم کی رضا دیکھ رہے ہیں

ہم جیسے علیمؔ اور درِ سید کونینؐ
بس اپنے مقدر کا لکھا دیکھ رہے ہیں

☆☆☆
☆

خاکِ طیبہ کا جو ذرہ ہے رسولِ عربی
سوگنا مجھ سے وہ اچھا ہے رسولِ عربی

نعت کا ہونٹوں پہ جلوہ ہے رسول عربی
آنکھ میں گنبدِ خضریٰ ہے رسولِ عربی

آپ جس شخص کو بھی چاہیں بلالیں در پر
کیا ضروری کوئی پیسہ ہے رسولِ عربی

میں سیاہکار ہوں شک اس میں نہیں ہے پھر بھی
تم سے رشتہ نہیں ٹوٹا ہے رسولِ عربی

آپ کے نام کی تاثیر ہے خود اس کا ثبوت
اسم اعظم مجھے آتا ہے رسول عربی

انگلیوں سے نہ کبھی اس کی چمک جائے گی
جس نے کچھ آپ پہ لکھا ہے رسول عربی

گھل گئے خون میں جس روز سے انوارِ درود
میری رگ رگ میں مدینہ ہے رسولِ عربی

شہرِ رحمت میں پہونچنے کا ہے مشتاق علیم
ہند میں کچھ نہیں رکھا ہے رسولِ عربی

☆☆☆
☆

ذکر نبیؐ میں لطف عجب پا رہے ہیں ہم

لگتا ہے روشنی میں اڑے جا رہے ہیں ہم

کونین کو درود سے گرما رہے ہیں ہم

اللہ کی زبان کو دہرا رہے ہیں ہم

پلکوں پہ آنسوؤں کے ستاروں کی ہے قطار

کس حسنِ اہتمام سے شرما رہے ہیں ہم

آواز دی ہے جلوہ ذاتِ رسولؐ نے

ادراک کی حدود سے اب جا رہے ہیں ہم

دیکھیں گے کیسے ہوگی ہماری نہ مغفرت

محبوبِ حقؐ کو بیچ میں جب لا رہے ہیں ہم

نعتِ رسولِ پاکؐ کہاں ہم کہاں **علیم**
لکھوا رہا ہے کوئی لکھے جا رہے ہیں ہم

☆☆☆
☆

قطعہ

ہم مدینے میں ہیں شہرِ رحمت میں ہیں
اب تو ہم اپنے آقاؐ کی قربت میں ہیں
یاد ہم کو نہیں کوئی دنیا کا غم
آٹھ دن ہوگئے ہم تو جنت میں ہیں

قطعہ

میری ٹھوکروں میں شمعیں ہیں جدید روشنی کی
مری مٹھیوں میں کرنیں ہیں جمالِ زندگی کی
مجھے جو بھی جی میں آئے وہ کہا کرے زمانہ
میں فقیر ہوں اسی کا جو لکیر ہے نبیؐ کی

(نعت پوربی زبان میں)

مورے انسون بتائے نہ جھوٹھو بتی
جرگئی مورے من کی اٹریا نبیؐ
تمرے پیتم کی اب مجدو ڈھیکئی
اپنی رحمت کی پھٹوو بدریا نبیؐ

ناہیں سدھ کتھیو موہے ساون پرے
یا گھڑی آئی تورے نہ درسن ملے
پور جیون توری راہ تکتئے تکت
مور پاتھر کی ہوئیکئی نجریا نبیؐ

تورے بن مورے تن من میں لوکا اُٹھیں
نیر نینن سے مورے ٹپاٹپ چویں
رنگ ماسہ برابر نہ اترے کبوٗ
ایئس رنگے ہو چکی چنریا نبیؐ

سب تواہ بت ستائے ہیں کا میں کہوں
کوئنے کوئنے کا تم سے بکھنوا کروں
تم تو ترلوک ماں ہو منجھائے بھیئے
رتی رتی ہے تمکا کھبریا نبیؐ

گھورر سنکٹ کے گھیرے میں اب پران ہیں
جینگھے دیکھو ادھر ٹھاڑھ سیطان ہیں
سانچ مانو **علیم** اب ہے بہتئے دکھی
اہکی بھارت میں ناہی گجریا نبیؐ

مدتوں چاہے اے دل تڑپنا پڑے
ڈگمگائیں نہ ذوق طلب کے قدم
زندگی میں اک ایسا بھی دن آئیگا
چل کے چومیں گے شاہ عرب کے قدم

آئینے سے انھیں کیا سروکار ہے
چاند سے انکی تشبیہ بیکار ہے
عرش نے اپنے سر پر جگہ دی جنھیں
سوچئے ہونگے کتنے غضب کے قدم

اللہ اللہ وہ کملی والے مرے
سنگریزوں نے بھی جنکے کلمے پڑھے
جنکے آگے ٹھرنے سے مجبور ہیں
پاؤں بو جہل کے بو لہب کے قدم

دھوم معراج کی ہے فلک در فلک
بے طرح دم بخذ ہے ہجوم ملک
بے نیازی ہے پکڑے ہوئے مستقل
دونوں ہاتھوں سے مضبوط رب کے قدم

اے علیم آپ کتنے ہوں اندوہگیں
رحمتیں ایسے ہوتی ہیں حاصل کہیں
آپ کے تو لبوں تک بھی آئے نہیں
بھول کر نالۂ نیم شب کے قدم

آخری نعت

(بزم افقر بارہ بنکی کے مشاعرہ میں 19 فروری 2012 کو پڑھی گئی)

درِ خیرالوریٰ ہے اور میں ہوں
کرم بے انتہا ہے اور میں ہوں

خوشی حد سے سوا ہے اور میں ہوں
ہر اک غم لاپتا ہے اور میں ہوں

یہاں چاروں طرف ہر وقت ہر دم
درودوں کی صدا ہے اور میں ہوں

ہمیشہ جن کی نافرمانیاں کیں
انہیں کا سامنا ہے اور میں ہوں

پسینے پر پسینے آ رہے ہیں
پشیماں ہر خطا ہے اور میں ہوں

یہاں تو ایک اک اشکِ ندامت
سمندر سے بڑا ہے اور میں ہوں

شفیع المذنبینؐ تمہیں ہو سرکارؐ
تمہارا آسرا ہے اور میں ہوں

میں اب سمجھا **علیم** اپنی حقیقت
تمہارا نقشِ پا ہے اور میں ہوں

سلام

☆

نہ جن آنکھوں میں آنسوں ہوں وہ کوئی کم ہیں پتھر سے
محبت فرض ہے ہر شخص پر شبیرؑ و شبرؑ سے

جو بیگانہ ہیں دنیا میں غمِ آلِ پیمبرؐ سے
تعلق توڑلیں اپنا رسول اللہ کے در سے

ہم اپنے قلب کو تشبیہ دیتے ہیں سمندر سے
محبت ایک سے کیا ہم تو کرے ہیں بہتر سے

یزیدی فوج کا ہر شخص خود یہ مانتا ہوگا
حسینؑ ابن علیؑ ڈرتے نہیں اعدا کے لشکر سے

بہت کم لوگ واقف ہیں حیاتِ جاوداں کیا ہے
شہادت کی سعادت صرف ملتی ہے مقدر سے

مٹانا دینِ حق کو چاہتے تھے اشقیا لیکن
تحفظ دیں کو حاصل ہوا ہے ابنِ حیدرؑ سے

کچھ ایسے ہیں **علیم** اظہارِ غم کے جو نہیں قائل
لبوں پر مہر ہے لیکن لگی ہے آگ اندر سے

☆☆☆

قطعات در منقبت خواجہ غریب نواز

خواجۂ خواجگاں السّلام السّلام
زندہ و جاوداں السّلام السّلام
اے معین و مددگارِ بے چارگاں
شاہِ ہندوستاںؒ السّلام السّلام

سیکڑوں قسم کے غم کیوں ہیں یہ خواجہؒ جانیں
لوگ محروم کرم کیوں ہیں یہ خواجہؒ جانیں
اصل میں ہند کے ہیں مالک و مختار وہی
رحمتیں ہند پہ کم کیوں ہیں یہ خواجہؒ جانیں

منقبت خواجہ غریب نوازؒ

اگر نہیں مرے غم کی دوا غریب نوازؒ
جواب دوں میں زمانے کو کیا غریب نوازؒ

مراد پا کے جو لوٹے یہ خود ہے ان کا بیاں
کہ سب کا دامنِ دل بھر گیا غریب نوازؒ

خطا معاف مرا اک سوال ہے تم سے
تمہارے در سے مجھے کیا ملا غریب نوازؒ

اوڑھا دیا ہے تمنا کو خامشی کا کفن
زبان تھک گئی کر کے دعا غریب نوازؒ

تمہاری شان عطا کا رہے گا کیا مقصد
اگر نہ مانگنے والا رہا غریب نوازؒ

مری مدد سے جو یونہی گریز کرنا تھا
میں پوچھتا ہوں کوئی کیوں بنا غریب نوازؒ

تمہیں ہو نازِ غریباں تمہارے ہوتے ہوئے
علیم کس سے کہے مدّعا غریب نوازؒ

ختم شد